بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن،

وَبَعْدُ:

2-شرح العقیدۃ الواسطیۃ

العقیدۃ الواسطیۃ لشیخ السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شرح فضیلۃ الشیخ العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ اور ہم دوسرے مقدمے پر بات کر رہے تھے جو شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس عظیم کتاب کی شرح سے پہلے بیان کیے ہیں۔یعنی دوسرا مقدمہ جو ہے اتنا اچھا اور پیارے طریقے سے شیخ صاحب نے بیان کیا ہے جس میں دین اسلام کی اساس ارکان ایمان اور ارکان ایمان کے اساس اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور اس کی اساس جو ہے وہ توحید ہے تو توحید کے تعلق سے پچھلے درس میں بات کا آغاز کیا تھا اور جہاں پر رُکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں توحید کی قسمیں بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"القسم الثاني: توحيد الألوهية"(دوسری قسم توحید کی توحید الوہیت ہے)۔توحید الوہیت کا معنی کیا ہے؟الوہیت کیا ہے ؟عبادت کیا ہے؟ اور اللہ تعالیٰ ایک سچا معبود ہے تو پھر باقیوں کی بھی اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ پر قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ان کو معبود بھی بنایا گیا ہے تو دوسرے اِلٰہ بھی موجود ہیں اِن کی کیا حقیقت ہے؟تو اس تعلق سے آیئے دیکھتے ہیں شیخ صاحب نے کتنے پیارے انداز میں بات بیان فرمائی ہے، فرماتے ہیں:

"وهو إفراد الله عز وجل بالعبادة"((توحید الوہیت کیا ہے؟)اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا عبادت میں)"بألا تكون عبدًا لغير الله"((وہ کیسے اللہ تعالیٰ کو ایک کیسے ہم معبود جانیں گے؟) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے بندے تم ہو ہی نہیں سکتے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی بندگی تم نے کرنی ہی نہیں ہے)۔اچھا وہ کیسے ہوگا؟"لا تعبد ملكًا ولا نبيًّا ولا وليًّا ولا شيخًا ولا أمًّا ولا أبًا"(مت عبادت کرو نہ فرشتے کی، اور نہ ہی نبی کی، نہ ہی کسی ولی کی، نہ ہی کسی شیخ کی، نہ ماں کی اور نہ باپ کی (کوئی

بھی عبادت کا مستحق نہیں ہے))۔ یہاں پر شیخ صاحب نے اُن کا ذکر کیا ہے جن کو لوگ اپنے دلوں سے بہت بڑا درجہ دیتے ہیں، فرشتہ ہے، نبی ہے، ولی ہے، شیخ ہے، ماں ہے، باپ ہے (سبحان اللہ) اگر یہ عبادت کے لائق نہیں تو پھر ان کے بعد کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔"لا تعبد إلا الله وحده"(صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کرنی ہے)۔وہ کیسے ہو گی؟اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا ہے تألہ اور تعبد میں۔

دو لفظ آئے ہیں التألہ ہے اور تعبد ہے اور اسی لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں توحید الوہیت کہا جاتا ہے اور توحید عبادت بھی کہا جاتا ہے(دو نہیں ایک ہی چیز ہے لیکن لفظ میں تھوڑا فرق ہے الفاظ میں)۔اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے سے توحید الوہیت اللہ ،إلہ سے ہے اور إلہ سچا معبود ہے اور توحید الوہیت اس اعتبار سے یعنی إلہ کے لفظ سے یہ جڑا ہوا ہے اور عبادت کرنے والے کی طرف سے اگر نسبت ہوتی ہے تو اسے عبادت کہتے ہیں (توحید عبادت)۔ معبود کی طرف اللہ کی طرف اگر نسبت ہو تو الوہیت ہے اور عبادت کرنے والا جو یہ بندہ ہے اس کی طرف نسبت ہو جو عابد ہے عبادت کرنے والا ہے تو یہ توحید عبادت اس اعتبار سے ہے۔

واضح ہے توحید الوہیت کیوں کہتے ہیں؟توحید عبادت کیوں کہتے ہیں؟الوہیت اللہ کے لفظ کے اعتبار جس میں إلہ کا لفظ ہے الوہیت ہے۔اور عبادت کس اعتبار سے ہے؟جو عبادت کر رہا ہے عبادت کے اعتبار سے جو نسبت عبادت کرنے والے کی طرف سے ہے اس لیے اسے عبادت کہتے ہیں۔

پھر عبادت کیا ہے اور کس چیز پر مبنی ہے؟دیکھیں تسلسل دیکھیں کتنے پیارے انداز میں ہے اب عبادت کس چیز پر قائم ہے؟دو عظیم چیزوں پر قائم ہے"المحبة والتعظيم"(محبت ہے اور تعظیم ہے)۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا﴾ إلی آخر الأية(الانبیاء:90)۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی دعا بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی کی دعا پھر اُس کی استجابت اور پھر اللہ تعالیٰ نے اِن آیات سے اس کا اختتام فرمایا ہے ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ﴾(بے شک وہ سب خیرات میں بہت جلدی کرتے تھے) ﴿وَيَدْعُونَنَا﴾(اور دعا کرتے تھے) ﴿رَغَبًا وَرَهَبًا﴾(رَغباً چاہت ہے محبت ہے،اور رہباً خوف اور ڈر ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں"فبالمحبة تکون الرغبة"(محبت سے رغبت پیدا ہوتی ہے چاہت پیدا ہوتی ہے)"وبالتعظيم تكون الرهبة والخوف"(اور تعظیم سے رہبت اور خوف پیدا ہوتا ہے دل میں)۔ پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ)اس لیے عبادت أوامر اور نواہی پر قائم ہے کیا کرنا ہے کیا نہیں کرنا ہے۔

﴿اعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾(النساء:36) أمر ہے اور نہی ہے، جہاں پر عبادت ہے وہاں پر أمر اور نہی لازمی ہے۔

اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں"ولهذا كانت العبادة أوامر ونواهي"(کرنا ہے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے)۔ أوامر کو دیکھا جائے اگر تھوڑا سا غور کریں کس چیز پر قائم ہیں؟"الرغبة وطلب الوصول إلى الآمر"(رغبت پر اور"وطلب الوصول إلى الآمر"(جس نے حکم دیا ہے(جو حکم دینے والا ہے)اس تک پہنچنے کے لیے ایک راستہ ہے ایک طلب ہے)۔

جب کوئی حکم دیتا ہے جو اس حکم کی تعمیل کرتا ہے کس لیے کرتا ہے؟ چاہت ہوتی ہے اس حکم پر عمل کرنے کی اور جسے حکم دیا ہے اس کا تقرب اسے ہوتا ہے کہ نہیں؟ اس کی بھی چاہت ہوتی ہے کہ نہیں؟ تو اس لیے شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ أوامر بھی اگر دیکھا جائے جو احکام ہیں وہ قائم دو چیزوں پر ہیں رغبت ہے اور جس نے حکم دیا وہاں تک پہنچنے کی چاہت بھی ہے اور طلب بھی ہے۔

اچھا نواہی دیکھیں جس سے منع کیا گیا ہے وہ کس چیز پر قائم ہیں؟ تعظیم پر قائم ہیں"والرهبة من هذا العظيم"(تعظیم ہے جس نے منع کیا ہے اگر آپ رُک جاتے ہیں تو اس کا مطلب ہے اس کی تعظیم کر رہے ہیں جس نے آپ کو روکا ہے اور پھر آپ اُس سے ڈرتے بھی ہیں اور اس ڈر میں اس کی تعظیم ہے)۔ پھر شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں بس جب آپ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں تو آپ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کی چاہت دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور جو راستے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتے ہیں اُن کو اپنانے کی طلب بھی پیدا ہو جاتی ہے اور اس طریقے سے بہترین طریقے سے فرمانبرداری پر یہ بندہ قائم ہو جاتا ہے، اور جب تعظیم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کی تو اللہ تعالیٰ کا ڈر پیدا ہو جاتا ہے جب بھی کسی معصیت کا کوئی خیال آتا ہے تو اس عظیم خالق کی عظمت کا شعور پیدا ہو جاتا ہے اور اُس معصیت سے دوری اختیار کی جاتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا سورۃ یوسف میں ﴿وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ كَذَٰلِكَ

﴿لِنَصۡرِفَ عَنۡهُ ٱلسُّوٓءَ وَٱلۡفَحۡشَآءَ﴾ إلى آخر الأية (یوسف:24)۔ یہ ھَم جو تھا ایک خطرہ دل میں پیدا ہوا اللہ نے کیسے بچادیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے جس سے ڈر پیدا ہوتا ہے اور معصیت سے دوری اختیار کی جاتی ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے آپ کے اوپر جب آپ کو کسی معصیت کا خیال خطرہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پاتے ہو دیکھتے ہو یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جو نواہی جس سے اللہ نے منع کیا ہے وہ آپ کے سامنے آجاتا ہے "فهبت وخفت وتباعدت عن المعصية" (بس ڈر جاتے ہو اور اس معصیت سے دوری اختیار کر لیتے ہو)۔ کیوں؟ "لأنك تعبد الله رغبة ورهبة" (کیونکہ آپ اللہ کی عبادت کرتے ہو رغبت اور رہبت کی بنیاد پر)۔

تو عبادت کا تعلق کس چیز سے ہے محبت اور تعظیم سے ہے یاد رکھیں عبادت قائم ہی اسی چیز پر ہے۔ انسان دنیا والوں سے ڈرتا ہے لازمی اس سے محبت کرے اس لیے ڈرے لیکن اللہ تعالیٰ واحد ذات ہے جس کی آپ تعظیم بھی کرتے ہیں آپ محبت بھی کرتے ہیں آپ ڈرتے بھی ہیں اس لیے سر خم کر کے عبادت اسی ایک ربّ کی کرتے ہیں۔

اچھا یہ تو پتا چل گیا کہ عبادت جو ہے ان دو چیزوں پر قائم ہے رغبت اور رہبت (محبت اور ڈر)، اسے محبت اور تعظیم بھی کہتے ہیں تو عبادت ہے کیا؟ "فما معنى العبادة؟"۔ اب یہ پیاری تعریف بھی دیکھیں، عبادت کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے ایک ہے فعل خود اور دوسرا ہے مفعول۔ "فعل" (عبادت کا فعل)، "مفعول" (جس کی ہم عبادت کرتے ہیں)، تو دو مختلف اعتبارات ہیں۔ فعل کے اعتبار سے فعل ہے تعبد (عبادت کرنا)۔ جب بھی کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ "عبد الرجل ربه عبادة وتعبدًا وإطلاقها على التعبد من باب إطلاق اسم المصدر" (یعنی جب آپ کہتے ہیں کہ فلان شخص نے اپنے ربّ کی عبادت کی ہے "تعبداللہ"، "عبادة وتعبدًا" یہ کیا ہے؟ سب مصدر ہے گرامر کے اعتبار سے تو فعل کا جب ہم اطلاق کرتے ہیں جو عبادت ہے تو تعریف یوں ہوگی عبادت کی) "التذلل لله عز وجل حبًا وتعظيمًا، بفعل أوامره واجتناب نواهيه"۔ یہ اکثر ہم علماء کی زبانی یہ جو تعریف ہے عبادت کی یہ سنتے ہیں اس کا معنی کیا ہے اور کہاں سے یہ تعریف آئی ہے اسے یاد بھی کر لیں۔

عبادت کا معنی کیا ہے؟ دو معنی ہیں (اگلا دوسرا بتاؤں گا جو اس سے زیادہ معروف ہے)۔ عبادت کا معنی فعل کے اعتبار سے جو عبادت کا فعل ہے"التذلل لله عز وجل حبًا وتعظيمًا"((ابھی بتایا کہ حُب، تعظیم کہاں سے آئی ہے عبادت کا اس سے کیا تعلق ہے اسی پر قائم ہے عبادت لیکن اس محبت اور تعظیم پر عمل کرنے کے لیے وہ کون سا عمل ہے جو ہمیں محبت اور تعظیم پر آمادہ کرتا ہے اور اس کے بغیر ہم محبت کبھی کر ہی نہیں سکتے؟)تذلل ہے، ذلت اور انکساری ہے سر جھکا کر مَنّ وعَن سے تسلیم کرنا ہے جو حکم دیا جارہا ہے)۔تو ذلت اور انکساری کے ساتھ محبت اور تعظیم پر قائم جو عمل کرتے ہیں اور عمل دو طریقے سے ہے"بفعل أوامره واجتناب نواهيه"(جو بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اسے بجالانا ہے اور جس چیز سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرنا ہے)۔

یہ عبادت کی تعریف ہے عبادت فعل کے اعتبار سے۔ عبادت کی تعریف کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے لیے تذلل، ذلت اور انکساری، محبت اور تعظیم کرتے ہوئے جس چیز کا حکم دیا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اور جس چیز سے منع کیا ہے اس سے اجتناب کرتے ہوئے۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے کیسے کرنا ہے اس کا معنی کیا ہے عبادت کا؟"التذلل لله"(اللہ تعالیٰ کے لیے تذلل کرنا ذلت اور انکساری ہے)۔ کس چیز کی اساس پر؟"حبًا وتعظيمًا"(محبت اور تعظیم کی اساس پر)۔ وہ کیسے ہو گا؟"بفعل أوامره واجتناب نواهيه"(جو حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان احکام کو بجالانے سے اُن پر عمل کرنے سے اور جس چیز سے منع کیا ہے ان تمام چیزوں سے اجتناب کرنے سے)۔

قاعدہ دیکھیں شیخ صاحب فرماتے ہیں، اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے سر کو خم کر کے ذلت اور انکساری کا راستہ اپنایا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے"وكل من ذل لله عز بالله"، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾(المنافقون:8)۔

یہ تو پتہ چل گیا ہے اب دوسرا اطلاق دیکھیں"وتطلق على المفعول"(مفعول کے اعتبار سے)"أي: المتعبد به وهي بهذا المعنى تعرف بما عرفها به شيخ الإسلام ابن تيمية حيث قال رحمه الله"(جو دوسرا معنی ہے عبادت کا جو معروف ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہ معنی بیان کیا ہے عبادت کا)"العبادة اسم جامع لكل ما يحبه الله ويرضاه من الأقوال والأعمال الظاهرة والباطنة"۔ یہ سنا ہے کہ نہیں کئی مرتبہ؟ یہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ نے رسالۃ"العبودية" مجموع

الفتاویٰ میں جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 149 میں یہ تعریف بیان کی ہے۔ عبادت کیا ہے"اسم جامع"(اسم جامع ہے (یعنی اس کے اندر بہت ساری چیزیں شامل ہیں))"لكل ما يحبه الله ويرضاه"(ہر وہ چیز اس میں شامل ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اس سے راضی ہو جاتا ہے)"من الأقوال والأعمال"(اقوال اور اعمال میں سے)"الظاهرة والباطنة"(چاہے وہ ظاہر ہوں یا باطن ہوں)۔

اس میں ہر وہ قول اور فعل آگیا ہے چاہے دل کا ہو، چاہے زبان کا ہو، چاہے جسم کا ہو، چاہے ظاہر ہو چاہے باطن ہو سب اس میں آگیا ہے لیکن شرط کیا ہے؟"يحبه الله ويرضاه" جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا وہ عبادت نہیں ہو سکتی، جس چیز سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا وہ کبھی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس لیے بدعت عبادت ہو سکتی ہے کبھی؟ اگر بدعتی جو بدعت کرتا ہے وہ بھی عبادت کر کے بدعت کرتا ہے تو عبادت نہیں سمجھی جائے گی وہ۔ اس لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ جس نے کوئی عمل کیا جس سے ہمارا عمل نہیں ہے"فَهُوَ رَدٌّ"۔ جس نے دین میں نئی چیز ایجاد کی ہے جو اُس میں سے نہیں ہے"فَهُوَ رَدٌّ"(مردود ہے)۔ اُس کا تعلق ہی نہیں ہے نہ عبادت سے نہ دین سے (سبحان اللہ)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ جس چیز سے ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے تو ہم پر واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس میں ایک جانیں، ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے ہم یہ فعل کر ہی نہیں سکتے جیسا کہ نماز ہے روزہ ہے زکوۃ ہے حج ہے دعا ہے نذر و نیاز ہے خشیت ہے توکل ہے"إلى غير ذلك من العبادات"(ان کے علاوہ جتنی بھی عبادات ہیں)۔

اب نماز ہے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے کہ نہیں پسند فرماتا ہے کہ نہیں؟ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے۔ روزہ ہے زکوۃ ہے حج ہے قربانی ہے یہ ساری چیزیں کیا ہیں؟ توکل ہے خوف ہے ڈر ہے امید ہے محبت ہے رغبت ہے رہبت ہے دل کے اعمال ہیں توکل ہے یہ کیا چیزیں ہیں ساری؟ سب اعمال ہیں۔ دل کے اعمال ہوں چاہے بدن کے اعمال ہوں چاہے زبان کے اعمال ہوں یا قول ہوں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور راضی بھی ہوتا ہے سب اعمال ہیں یہ، یہ اللہ کے سوا کسی کے لیے کسی صورت میں جائز نہیں ہیں، یہ بنیادی باتیں ہم کر رہے ہیں۔ نماز پڑھیں صرف اللہ کے لیے پڑھنی ہے، روزہ رکھنا ہے صرف اللہ کے لیے روزہ رکھنا ہے، دعا پکار صرف اللہ تعالیٰ ہی سے ہے کسی اور سے نہیں ہے، قربانی کریں صرف اللہ کے لیے کرنی ہے کسی فرشتے کے لیے کسی ولی کے لیے کسی پیر کے لیے کسی شیخ کے لیے کسی امام کے لیے ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیوں؟ کیونکہ عبادت ہے اور اس عبادت کا حق صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے

اللہ کے سوا کسی کے لیے حق ہو ہی نہیں سکتا اگر کوئی حق جو اللہ تعالیٰ کا ہے کسی اور کو دے دیتا ہے تو شرک اکبر کا ارتکاب ہو جاتا ہے جو کلمہ توحید پر سب سے بڑی ضرب آتی ہے اور کلمہ توحید کے سب سے بڑا منافی عمل ہے اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے (نعوذ باللہ)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں دلیل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ منفرد ہے الوہیت میں عبادت میں؟ یعنی صرف اللہ تعالیٰ ایک ہی سچا معبود ہے اس کی دلیل کیا ہے؟ اس کا جواب شیخ صاحب فرماتے ہیں بہت سارے دلائل ہیں ان میں سے بعض کا ذکر میں کرتا ہوں، شیخ صاحب فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ﴾ (الانبیاء: 25) (جتنے بھی رسول ہیں صرف ایک ہی پیغام ہے ایک ہی اللہ نے پیغام دیا ہے ﴿اِلَّا نُوۡحِىۡۤ اِلَيۡهِ﴾ کیا پیغام ہے کیا وحی ہے؟ ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ﴾۔ دیکھیں لا الٰہ الا اللہ ﴿لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا﴾ اور اس کے ساتھ کیا ہے؟ ﴿فَاعۡبُدُوۡنِ﴾ (صرف میری عبادت کرو)۔ تو الٰہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ کو جوڑ دیا ہے عبادت کو۔

دوسری آیت کو دیکھیں ﴿وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِىۡ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ﴾ (النحل: 36) (ہر امت میں اللہ تعالیٰ نے رسول مبعوث فرمایا ہے کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ ﴿اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ﴾، ﴿اعۡبُدُوا اللّٰهَ﴾ ایک اللہ کی عبادت کرنی ہے اور طاغوت کا اجتناب کرنا ہے)۔ اب دیکھیں لا الٰہ الا اللہ۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے تیسری آیت ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ وَالۡمَلٰۤٮِٕكَةُ وَاُولُوا الۡعِلۡمِ قَآٮِٕمًا ۢ بِالۡقِسۡطِ﴾ إلى آخر الأية (آل عمران: 18)۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر علم کی فضیلت کے لیے صرف یہی منقبۃ ہوتی نا تو یہی کافی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت کی جو گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اولوا العلم کو ساتھ جوڑ دیا ہے۔ کون گواہی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی الوہیت کی؟ اللہ تعالیٰ خود، اور فرشتے۔ تیسرے نمبر پر کون ہے؟ ﴿اُولُوا الۡعِلۡمِ﴾ (اہل علم جو ہیں (سبحان اللہ))۔ تو کتنی بڑی فضیلت ہے! "نسأل الله أن يجعلنا منهم" (اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن میں شامل کر دے (آمین یا ربّ العالمین))۔

﴿بِالْقِسْطِ﴾ سے مراد العدل ہے، پھر شہادت کی گواہی دیتے ہوئے فرمایا﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾،
شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ یہ دلیل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی سچا معبود ہے"لا إله إلا الله عز وجل، أشهد أن لا إله إلا الله"(اور ہم بھی گواہی دیتے ہیں (شیخ صاحب فرماتے ہیں) آپ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی سچا معبود نہیں ہے) "هذه الشهادة الحق"(یہی سچی اور حق گواہی ہے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ کیسے اس الوہیت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے منفرد بیان کرتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کسی اور کے لیے بھی ثابت کیا ہے؟ جیسے پہلے گزر گیا ہے ربوبیت کے باب میں اس پر بات کی تھی ملک کے اعتبار سے تو یہاں پر شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ الوہیت کا ذکر بھی آیا ہے یہ الوہیت غیر اللہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے قرآن مجید میں۔ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ اللہ کے لیے خاص ہے پھر اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ اور معبود بھی موجود ہیں یہ لفظ کسی اور کے لیے بھی استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا تو کیسے اس کا جواب ہے؟

مثال کے طور پر﴿وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾(القصص:88)(اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور اِلٰہ کو مت پکارو)۔
اور اِلٰہ تو ہے پھر!

"ومثل قوله"﴿وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ﴾(المؤمنون:117)یہی پیغام ہے۔

اور اس کی تیسری مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد﴿فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ﴾(ھود:101)۔یہاں پر آلِھۃ کی جمع کا ذکر ہے﴿اٰلِهَتُهُمْ﴾۔

اور چوتھی مثال اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی زبانی﴿اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ﴾ (الصافات:86)۔یہاں پر بھی اٰلِھۃ کا ذکر ہے۔"إلى غير ذلك من الآيات"(اور بھی اس قسم کی اٰیات ہیں تو کیسے جمع کریں گے ان آیات کو اور اس گواہی کو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے؟)۔

اس کا جواب شیخ صاحب فرماتے ہیں (بڑا آسان جواب ہے) جواب کیا ہے؟ کہ جو اللہ تعالیٰ کے سوا جس کے لیے بھی یہ لفظ اِلٰہ بیان کیا گیا ہے وہ باطل ہے، صرف نام کے اِلٰہ ہیں یاد رکھیں اِلٰہ کا نام تو ہے لیکن ہیں جھوٹے اِلٰہ۔یعنی کسی اور

نے اُن کو اِلہ ضرور بنایا ہے حقیقتاً وہ اس قابل نہیں ہیں اور نہ وہ اِلہ ہیں، اگر کوئی اور کسی چیز کو غلط نام دے دے تو اس سے حقیقت بدل نہیں جاتی (سبحان اللہ)۔ ''مجرد تسمیۃ'' (صرف نام کے اِلہ ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ (اب ثبوت دیکھیں دلیل دیکھیں کہ نام کے اِلہ کیوں ہیں) کا ارشاد ہے) ﴿إِنۡ هِيَ إِلَّآ أَسۡمَآءٞ سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍ﴾ (النجم: 23) (یہ جن کو تم معبود بناتے ہو یہ صرف نام ہیں، یہ وہ نام ہیں جو تم نے خود اُن کو دیئے ہیں) ﴿سَمَّيۡتُمُوهَآ أَنتُمۡ وَءَابَآؤُكُم﴾ (تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے اُن کو یہ نام دیئے ہیں) ﴿مَّآ أَنزَلَ ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلۡطَٰنٍ﴾ (اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی ان کے لیے برہان نازل نہیں فرمایا ہے (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اجازت نہیں ہے، کوئی دلیل نہیں ہے کوئی برہان نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں یہ))۔

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان کی الوہیت جو ہے باطل ہے اگرچہ اُن کی عبادت کی گئی ہے اور جو گمراہ ہوئے ہیں انہوں نے ان کو اِلہ بنایا ہے لیکن حقیقتاً یہ اس کے اہل ہی نہیں ہیں کہ ان کی عبادت کی جائے۔ آلھۃ معبودۃ تو ہے عبادت تو کی گئی ہے لیکن باطل ہیں (یہ آلھۃ جو ہیں باطل آلھۃ ہیں)۔ ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلۡحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدۡعُونَ مِن دُونِهِ ٱلۡبَٰطِلُ﴾ (لقمان: 30) ((اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے) یہ اس لیے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ایک ہی حق معبود ہے اور جسے یہ پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے)۔

یعنی قرآن مجید سے اگر کوئی دلیل پکڑنا چاہتا ہے تو اس کا ایک اصول ہے اُس اصول کے اعتبار سے تمام آیات کو سامنے رکھے۔ اب آلھۃ کا ذکر تو آیا ہے غیر اللہ کے لیے بھی لیکن پھر یہ آیات کہاں پر ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ وہ باطل ہیں یا نام کے ہیں معبود؟ یا اللہ تعالیٰ ایک سچا معبود ہے حق ہے باقی سب جو ہیں وہ باطل ہیں؟ اِن آیات کو کیوں نہیں دیکھتے (سبحان اللہ)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ) اور یہ جو دو قسمیں ہیں توحید کی توحید ربوبیت اور توحید الوہیت ان کا انکار کسی نے نہیں کیا ہے، اہل قبلہ مسلمانوں میں سے جن کی نسبت اسلام کی طرف ہے کسی نے انکار نہیں کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ربوبیت سے اور الوہیت سے موحد ہے توحید کی گئی ہے لیکن بعد میں کچھ ایسے لوگ آئے ہیں جنہوں نے دعویٰ کیا ہے الوہیت کا بعض انسانوں کے لیے (بشر کے لیے) جیسا کہ غلاۃ الرافضہ (رافضہ جو غلو کرنے والے ہیں روافض

میں سے) جنھوں نے کہا کہ (نعوذ باللہ) علی اللہ ہے جیسا کہ اُن کے سردار عبد اللہ بن سبأ نے کیا تھا۔سیدنا علی بن اَبی طالب (رضی اللہ عنہ) کے پاس آتے ہیں عبد اللہ بن سبأ جو ہے اور انہیں کہتے ہیں کہ "أنت الله حقًّا" ((نعوذ باللہ) تو اللہ ہے)۔عبد اللہ بن سبأ (شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس کی اصل یہودی ہے "عبد اللہ بن سبأیہودی" (یعنی ابن سوداءیہودی کہا جاتا ہے) اسلام میں داخل ہوا "التشيع لآل البيت" (یعنی آل بیت سے تشیع اور محبت کے بہانے اور دھوکا دے کر اس طریقے سے تاکہ اہل اسلام اور اُن کے دین کو فاسد کردے)۔دیکھیں شیخ صاحب فرماتے ہیں "ليفسد على أهل الإسلام دينهم"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں (شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں) کہ عبد اللہ بن سبأ نے وہی کام کیا جو دین نصارىٰ میں بولص نے (بولص کہتے ہیں پال کو سینٹ پال جو ہے عربی میں بولص کہتے ہیں) کیا اسے فاسد کرنے کے لیے وہی کام عبد اللہ بن سبأیہودی نے کیا مسلمانوں کے ساتھ دین اسلام کے ساتھ۔

پھر الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت فرمائی ہے، دین نصارىٰ تو تبدیل شدہ دین ہے آج نصرانیت جو ہے وہ لوگوں کی ایجاد کردہ ہے اللہ تعالیٰ کا دین تو اسلام ہے۔نصارىٰ کا دین کیا تھا سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں؟ اسلام تھا ﴿إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران: 19)۔اور جو تعلیمات تھیں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی وہ قائم تھے لیکن بعد میں جب تبدیلی آئی تحریف کر دیا گیا اللہ تعالیٰ کا پاک کلام جو تھا تورات کو اور انجیل کو (یہودیوں نے تورات کی تحریف کی، نصارىٰ نے انجیل کی تحریف کی اور ان جیسے لوگ جو آئے ہیں)۔اور بولص (سینٹ پال) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ وہ یہودی تھا جو سخت ترین یعنی یہ ظلم و ستم کرتا تھا اہل ایمان میں سے جو
نصارىٰ تھے، شدید قسم کا ظلم و ستم کرتا تھا، قتل کرنا، ٹارچر کرنا (الگ سے اپنے ٹارچر سیل تھے اس کے بنے ہوئے)۔
جب وہ ہار گیا جب اُس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں بچا تو پھر ایک صبح اٹھا اس نے کہا میں نے رات کو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خواب میں دیکھا (بس وہ خواب میں دیکھنے کی بات تھی اور ظاہراً جھوٹ بول کر اس نے) میں خود نصرانی بن گیا ہوں۔

اور نئی چیزیں جو ہیں وہ شخص لے کر آتا ہے ورنہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھا کہ سیدنا عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے (نعوذ باللہ) یہ بندہ لے کر آیا ہے، ٹرینٹی (Trinity، تثلیث) یہ بندہ لے کر آیا ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو غلو کر کے اِلٰہ بنانا یہ بندہ لے کر آیا ہے۔ crucifixion جتنی بھی چیزیں ہیں ساری یہ ساری کہاں سے آئی ہیں جو صحیح دین تھا نصاریٰ کا یہ چیزیں اس میں تھی نہیں!

سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانے میں آپ دیکھیں مخالفین تھے جیسا کہ ہر نبی کے زمانے میں ہوتے ہیں۔ یہودی سب سے بڑے مخالف تھے کفر کا راستہ اختیار کیا لیکن جو اہل ایمان تھے اس وقت کم تعداد میں تھے لیکن ہیں تو اہل ایمان جو متبعین تھے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے۔ تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات کے بعد جو اہل ایمان موجود تھے اُن کے دین کو کس نے خراب کیا ہے؟ اس قسم کے لوگوں نے اُن میں سے یہ شخص بولص جو ہے (سینٹ پال جو ہے اس لیے Paulinism بھی کہتے ہیں)۔ یہ کرسچنٹی (Christianity) نہیں ہے اس کا تعلق ہی نہیں ہے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے اُن کا دین تو دین حق تھا دین اسلام تھا۔

اب تحریف شدہ دین کی نسبت کس طرف دیتے ہیں آج؟ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف۔ وہ اس دین سے اور اس دین کے اہل سے بھی بَری ہیں (علیہ الصلاۃ والسلام)۔

تو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں "إن هذا صنع كما صنع بولص حين دخل في دين النصارى ليفسد دين النصارى" سبحان اللہ۔ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن سبأ یہودی نے بھی ایسا ہی کیا اور سیدنا علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کو کہتا ہے کہ "أنت الله حقًّا"۔ سیدنا علی اس پر کبھی راضی نہیں ہوئے کہ کوئی بھی اُن کو اُن کی اپنی منزلت اور جو جگہ ہے اُس سے غلو کر کے کوئی اوپر اٹھا دے اور یہی بات ہے کہ سیدنا علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ جو ہیں ہمیشہ یعنی منبر پر کھڑے ہو کر کوفہ میں کئی مرتبہ یہ جملے دہراتے تھے "خير هذه الأمة بعد نبيها أبو بكر ثم عمر" (اس امت میں سب سے اچھے لوگ اس امت کے نبی کے بعد ابو بکر ہے اور ابو بکر کے بعد عمر ہے (رضی اللہ عنہم أجمعین)) ۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ جمعے کے خطبے میں اس کا اعلان کرتے سیدنا علی رضی اللہ عنہ جو ہیں (سبحان اللہ)۔ اور اس کا

حوالہ بھی دیا ہے مسند احمد میں روایت موجود ہے اور ابن أبي عاصم السنۃ میں موجود ہے ،اور ابن ماجہ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔اور اس کی اصل حدیث صحیح بخاری میں ہے(اصل حدیث جو ہے اصل أثر ہے یہ صحیح بخاری میں ہے)۔

محمد بن حنفیۃ اپنے والد (محمد بن حنفیۃ کون ہیں ؟سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ، سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد سیدنا علی نے اور شادی کرلی تھی تو محمد بن حنفیۃ کہتے ہیں)سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھتے ہیں''أيّ الناس خيرٌ بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟''(کون ہیں سب سے اچھے لوگ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد؟)''قال: أبو بكر، قال: قلت: ثم من؟ قال: ثم عمر''((سیدنا علی رضی اللہ عنہ کیا جواب دیتے ہیں اپنے بیٹے کو سب سے اچھے لوگ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کون ہیں اس دنیا میں ؟)سیدنا علی جواب دیتے ہیں ابو بکر۔پھر بیٹا سوال کرتا ہے اچھا ابو بکر کے بعد کون ہے ؟''قال: ثم عمر'' (سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں)۔

اب دیکھیں یہ روافض کتنا ظلم کرتے ہیں اور کس طریقے سے انہوں نے پورے دین کو ہی بدل دیا ہے (نعوذ باللہ)!

بہر حال اللہ تعالیٰ رحم فرمائے(آمین)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں،اور یہ نقل تواتر سے سیدنا علی سے ثابت ہے یعنی یہ نہیں جیسا صحیح بخاری میں بتایا ہے ثابت ہے سیدنا علی سے اور دوسری روایت جو ہے یہ بھی ان سے ثابت ہے ،جو شخص یہ کہتا ہے اور دوسروں کے لیے فضیلت کا اقرار کرتا ہے کہ دنیا میں اس سے اچھے لوگ بھی موجود ہیں اس کا اقرار بھی کرتا ہے وہ کبھی اس پر راضی ہوگا کہ کوئی کہے تم اللہ ہو؟!

دیکھیں استدلال دیکھیں کتنا پیارا ہے کہ جو جمعے کے خطبے میں یہ اقرار کرتا ہو اس کا اعلان کرتا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے اچھا ابو بکر ہے اس کے بعد عمر ہے وہ اس چیز پر کبھی خوش ہوگا یا اس کا کبھی اقرار اور کبھی اس پر راضی ہوگا یا پسند کبھی کرے گا کہ کوئی کہے تم اللہ ہو؟!جو یہ نہیں پسند کرتا ہے کہ اس سے بہتر عمر اور ابو بکر ہو یہ پسند نہیں کرتا وہ کبھی یہ پسند کرتا ہے کہ تم اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو(نعوذ باللہ)؟اور یہ کیسے پسند کر سکتا ہے کہ کوئی کہے تم اللہ ہو(براہ راست)؟اللہ اکبر۔اور اس لیے(شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں)بہت شدید قسم کی

ان لوگوں کی تعزیر کی ہے اور سزا دی ہے۔ اُخدود کہتے ہیں زمین پر جو ایک گڑھا لمبا کھودا جاتا ہے وہ کھودنے کا حکم دیا پھر لکڑیاں ڈالی گئیں آگ جلائی گئی اور پھر اُن لوگوں کو وہاں پر آگ میں زندہ جلا دیا گیا۔

انہیں کہتے ہیں علوی یا نصیری شیعہ جو ہیں تاریخ میں ہے دیکھ لیں آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا سزا دی کس کو دے رہے ہیں؟ یہود و نصاریٰ کو نہیں دے رہے، کسی ہندو کو نہیں دے رہے کسی بُت پرست کو نہیں دے رہے، اُن لوگوں کو دے رہے ہیں جنہوں نے سیدنا علی میں غلو کیا حد سے تجاوز کیا اور وہ درجہ دے دیا جو سیدنا علی حق نہیں رکھتے تھے۔ کیا درجہ دیا نعوذ باللہ؟ کہ علی اللہ ہے (اللہ کے برابر کر دیا!)۔

آج لوگ کیا کہتے ہیں بعض لوگ کیا کہتے ہیں؟ علی مشکل کشا ہے علی حاجت روا ہے (إنا للہ وإنا إلیہ راجعون)۔ سیدنا علی کا تو یہ طریقہ رہا ہے اور آج بعض ایسے مسلمان ہیں جو سیدنا علی کو یا بعض اللہ کے اولیاء کو یا بعض لوگوں کو، بعض اماموں کو ایسا درجہ دیتے ہیں جو وہ حق نہیں رکھتے یہ اُن کا مقام ہی نہیں ہے (سبحان اللہ)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں کیونکہ اُن کا جو یہ عمل تھا جو جھوٹ تھا بہت بڑا تھا" والعیاذ باللہ" اور یہ عام بات نہیں تھی۔ رہی بات عبد اللہ بن سبائی وہ تو بھاگ گیا پکڑا نہیں گیا لیکن جو سبئیت ہے علویہ جو تھے اُن کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آگ سے جلا دیا کیونکہ اُن لوگوں نے دعویٰ کیا کہ سیدنا علی میں الوہیت ہے (نعوذ باللہ) إلہ ہے۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں، تو ہم یہ کہتے ہیں کہ جو بھی اہل قبلہ میں سے ہیں وہ ان دو قسم کی توحید کا انکار نہیں کرتے توحید ربوبیت اور توحید الوہیت کا اگرچہ بعض لوگوں نے اس اصول سے ہٹ کر بعض انسانوں کو بعض بشر کو إلہ کا نام دیا ہے جو کہ باطل تھا۔

ہٹ دھرمی تھی اور کیا تھا یعنی اگر عبد اللہ بن سبا یہودی لے کر آیا ہے، یا علوی نصیری ان لوگوں نے کیا ہے جو سبئیۃ ہیں تو کس کی بات مان کر کیا ہے؟ ایک یہودی کی جو دین کا سب سے بڑا دشمن ہے ﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ (البقرۃ:120) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ کبھی راضی نہیں ہوں گے یہود و نصاریٰ۔

تو اُس یہودی نے دین میں تخریب کاری شروع کی ہے تحریف کرنے کی کوشش یہ نہیں کر سکا قرآن مجید کی اللہ تعالیٰ نے حفاظت کی ہے ایک لفظ، حرف اِدھر اُدھر نہیں کر سکتے آپ لیکن اُس نے دیکھا کہ جب یہ طریقہ نصاریٰ کے کام آ گیا اور سینٹ پال نے جو کام کیا وہ میں کیوں نہیں کر سکتا ہوں! نصاریٰ کا دین تباہ ہو گیا تو میں یہ فساد دین اسلام میں پیدا کرتا ہوں۔ کامیاب ہوا؟ نہیں کامیاب ہوا وہ۔ ہاں! اُس نے اپنا گروہ بنا لیا خود بھاگ گیا، بھاگ کر پتہ نہیں کہاں چلا گیا کیسے مرا وہ بندہ کہاں پر چلا گیا لیکن وہ یہ فتنہ ڈال کر گیا ہے۔ آج بھی بعض روافض کی کتابوں میں اس بندے کی تعظیم آپ کو نظر آئے گی (عبداللہ بن سبائی) جس کی حقیقت یہ ہے (نعوذ باللہ)۔

تو اصولی بات یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے توحید ربوبیت توحید الوہیت کا کسی نے انکار نہیں کیا اگر کیا ہے تو مکابرۃ تکبر کیا ہے جیسے فرعون نے کیا تھا﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾(النازعات:24)۔ فرعون کے پاس کیا تھا کرنے کے لیے؟ تکبر تھا ہٹ دھرمی تھی اور کیا تھا! لیکن اہل قبلہ کی ہم بات کر رہے ہیں اہل قبلہ میں سے کسی نے انکار نہیں کیا، ہاں بعض ایسے لوگ آئے ہیں جیسا کہ عبداللہ بن سبا یہودی ہے اور جو بھی تائید کرتا ہے سیدنا علی کی، کسی بھی ولی کی وہ اسی راستے پر چلنے والا ہے اور عبداللہ بن سبائی تعلیمات پر عمل کرنے والا ہے (نعوذ باللہ)۔

یاد رکھیں بڑا خطرناک مسئلہ ہے یہ کوئی عام بات نہیں ہے! ہمارے معاشرے میں آج نعوذ باللہ بعض انبیاء اور اولیاء کو یہ درجہ دیا جاتا ہے اور یہ بات جو ہے یعنی علی مشکل کشا تو تقریباً گئی لوگوں کی زبانی آپ سنتے ہیں لوگوں کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے (نعوذ باللہ)! کہاں سے کس نے بٹھایا ہے یہ؟ ان ہی اہل باطل نے اہل بدعت نے۔ اور یہ شرک ہے یاد رکھیں یہ کہنا کہ علی مشکل کشا ہے (نعوذ باللہ)! بھئی اللہ کے سوا کون مشکل کشا ہو سکتا ہے؟!

پھر یہ شبہات پھیلاتے ہیں کہ آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں مشکل میں ہوتے ہیں درد ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے وہ آپ کو دوائی دیتا ہے آپ کی مشکل آسان ہو جاتی ہے نا دور ہو جاتی ہے تو ڈاکٹر مشکل کشا ہو سکتا ہے سیدنا علی مشکل کشا کیوں نہیں ہو سکتا ہے؟!

یہ عقل کے اندھے ہیں یہ کوئی بات ہے کرنے کی؟! ہم اُس مشکل کی بات نہیں کر رہے ہیں جس پر انسان طاقت رکھتا ہے قدرت رکھتا ہے ڈاکٹر کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ اور شفاء ڈاکٹر بھی نہیں دیتا یاد رکھیں، یہ درس تکلیف آپ

کی جاتی ہے یہ ڈاکٹر کے ہاتھ میں نہیں ہے ورنہ پھر ڈاکٹر مردہ کو زندہ کردیتے جو مریض جاتا وہ ٹھیک ہو جاتا، کئی مریض ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں ٹھیک نہیں ہوتے، ایک سبب ہے۔اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں"اِعْقِلْهَا ثُمَّ تَوَكَّلْ"۔توکل کرو لیکن اس سے پہلے کیا کرو؟ہم جب علاج کرتے ہیں ہم اللہ پر توکل کرتے ہیں بھروسہ اللہ پر ہے ہمیں یقین ہے کہ شفاء اللہ تعالیٰ دے گا اس کا ذریعہ اللہ نے بنایا ہے۔ذریعہ کیا ہے؟ڈاکٹر کے پاس جاؤ صحیح طریقے سے علاج کراؤ شفاء اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔آپ پیناڈول کی گولی کھاتے ہو شفاء اس گولی میں نہیں ہے یہ سبب ہے شفاء کا شفاء اللہ تعالیٰ دیتا ہے(سبحان اللہ)۔

توکہاں یہ بات اور کہاں کوئی شخص ہلاک ہو رہا ہے یا ڈوبتے ہوئے شخص کو اللہ تعالیٰ بچادیتا ہے زندگی دے دیتا ہے کہاں یہ مصیبت زدہ شخص جس کو مصیبتوں نے گھیرا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اُسے اس مصیبت سے نکالتا ہے، کہاں بے اولاد ہے مشکل میں ہے اُسے اللہ تعالیٰ اولاد دیتا ہے، اور کہاں یہ باتیں کر رہے ہیں کہ آپ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں آپ کی مشکل آسان ہو جاتی ہے مشکل کشا ہے!ڈاکٹر مشکل کشا ہو سکتا ہے تو سیدنا علی مشکل کشا نہیں ہو سکتا ہے؟!سبحان اللہ۔
کس نے کہا ہے کہ ڈاکٹر جو ہے وہ مردے کو زندہ کرتا ہے؟کس نے کہا ہے کہ ڈاکٹر جو ہے وہ کسی مصیبت زدہ کو مصیبت سے نکالتا ہے یا بے اولاد کو اولاد دیتا ہے؟کس نے کہا ہے؟!

میرے بھائی ڈاکٹر ایک طریقے سے چلتا ہے ٹیسٹ کرتا ہے انویسٹی گیشن (investigation) کرتا ہے کوئی نقص نظر آتا ہے اسے پھر اس کا علاج کر کے اللہ تعالیٰ نے اگر اولاد لکھی ہے تو اس کو اولاد ہو جاتی ہے لیکن جو بے اولاد ہے جسے اللہ نے بے اولاد بنایا ہے کون ہے وہ ڈاکٹر دنیا میں کہ اُسے اولاد دے سکے؟!جس کے مقدر میں اولاد ہے ہی نہیں وہ کون ہے اس دنیا میں جو اُسے اولاد دے سکتا ہے؟!ڈاکٹر کو چھوڑیں آپ کوئی ولی یا کوئی نبی یا کوئی فرشتہ کوئی کر سکتا ہے؟!(سبحان اللہ)۔بہر حال ان شبہات کا ازالہ پہلے بھی میں عقیدۃ الطحاویہ کی شرح میں کر چکا ہوں دیکھ لیں۔

اب اس پر تو نزاع نہیں ہے اہل قبلہ میں (توحید ربوبیت توحید الوہیت پر نزاع نہیں ہے) تیسری قسم کی جو توحید ہے توحید اسماء وصفات ہے اس میں اہل قبلہ کا نزاع جو ہے اور اختلاف پیدا ہوا ہے اگلے درس میں ان شاءاللہ بتاؤں گا بڑی

پیاری باتیں ہیں اور آپ کو پتہ چلے گا کہ تاریخ کیا ہے اس نزاع کی اور کتنے قسم کے جو گروہ ہیں اصل نکلے ہیں، جہمی ہیں، معتزلہ ہیں یا أشاعرہ ماتریدیہ وغیرہ جو ہیں یہ کیسے نکلے ہیں اور کس طریقے سے اور جو قدریہ وغیرہ ہیں اُن سے پہلے تقدیر کا انکار کرنے والے جہمیہ کیسے آئے ہیں۔ مختصر ہے پیارے انداز میں شیخ صاحب نے بیان کیا ہے اگلے درس میں ان شاء اللہ بیان کریں گے (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (02.العقیدۃ الواسطیۃ-مقدمہ-حصہ دوم) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔